INQUILAB, DELHI 15-7-2020

گیسٹ کالم

# اردو کے ڈیجیٹلائز نہ ہونے سے پیدا ہونے والے مسائل اور حل

شاہد حبیب

زبانوں کے لئے یہ بے حد ضروری ہوتا ہے کہ وہ زمانے کی رفتار کے ساتھ ہم آہنگی بنائے رکھیں، ورنہ وہ وقت کے گزرنے کے ساتھ مردہ ہوتی چلی جاتی ہیں۔ یونیسکو نے ۲۰۱۱ء کے اپنی ایک رپورٹ میں ایسی ڈھائی ہزار زبانوں کو نشان زد کیا ہے جو یا تو مردہ ہو چکی ہیں یا پھر پانچ سو سے کم بولنے والوں کی تعداد کے ساتھ مردہ ہونے کے قریب ہیں۔ ہماری اردو کو ابھی تقریباً آٹھ سو سال ہو رہے ہیں، اگر اسے مزید آٹھ ہزار سالوں تک زندہ رکھنا ہے تو جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ اس کا رشتہ مضبوط کرنا پڑے گا۔ اس کے لیے آج کی سب سے بڑی ضرورت یہ ہے کہ اردو کے عظیم ذخیرے کے ڈیجیٹلائزیشن کی طرف سنجیدگی سے قدم آگے بڑھایا جائے۔ ڈیجیٹلائزیشن کی رفتار کی سست روی کی وجہ سے ہمارے تعلیمی اداروں میں جن مسائل کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے، کوشش کی گئی ہے کہ اس مقالے میں ان کو سامنے لایا جائے اور اپنی ناقص سمجھ کے مطابق اس کا حل پیش کیا جائے۔

معروف غیر سرکاری ادارہ پرتھم نے جب اثر (ASER) کے نام سے اپنی سالانہ تعلیمی رپورٹ ۲۰۱۷ جاری کی تو ایک چونکانے والی حقیقت سامنے آئی۔ ۱۸ رسال کے نوجوانوں میں ۸۲ رفیصد ایسے تھے جو 4G سم استعمال کرتے ہیں۔ ان 4G سم استعمال کرنے والے نوجوانوں کا ۹۰ رفیصد ڈیٹا انٹرٹینمنٹ ویڈیوز دیکھنے میں صرف ہوتا ہے۔ وہیں آٹھویں کلاس کے بچوں کا حال یہ ہے کہ وہ درجہ دوم اور سوم کی کتابیں پڑھنے میں ناکام تھے۔ اس کا ایک سیدھا مطلب تو یہ ہے کہ ہمارے نوجوانوں کو ڈیجیٹل دنیا تو پسند آ رہی ہے لیکن فارمل یا روایتی تعلیمی نظام میں اس کی دلچسپی ختم ہوتی جا رہی ہے۔ اس چیز کو ASER کی اس نشاندہی سے بھی بہتر سمجھا جا سکتا ہے کہ چودہ سال کی عمر کے بچوں کے داخلے کی شرح جہاں ۷۰ رفیصد ہوتی ہے، وہیں ۱۸ رسال کی عمر تک آتے آتے یہ شرح صرف ۶۰ رفیصد ہی رہ جاتی ہے۔ اس سے یہ آشکارا ہوتا ہے کہ ہمارے نوجوانوں کا رجحان فارمل تعلیمی نظام سے دھیرے دھیرے ہٹتا چلا جا رہا ہے۔ وجہ اس کی صرف اتنی ہے کہ ان کے اندر ہمارا تعلیمی نظام دلچسپی برقرار نہیں رکھ پا رہا ہے۔ تو کیوں نہ اس کی طرف سنجیدگی سے سوچا جائے کہ فارمل یا روایتی تعلیمی مواقع کو پرکشش بنانے کے ساتھ ساتھ ہمارے نوجوانوں کو ڈیجیٹل دنیا میں اس طرح کے مواد فراہم کرائے جائیں، جس سے ان کے پاس آپشنز زیادہ ہوں اور وہ اپنے موبائل ڈیٹا کا استعمال انٹرٹینمنٹ ویڈیوز دیکھنے کے بجائے اپنی شخصیت کے مجموعی ارتقاء کے لیے استعمال کر سکیں۔ یہ اس لیے بھی ضروری ہے کہ ہمارے موجودہ تعلیمی نظام کے بارے میں ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام نے کہا تھا کہ:

"Indian Education Framework Needs to Change Completely"

یعنی انڈیا کے ایجوکیشن سسٹم کو پوری طرح سے بدلنے کی ضرورت ہے۔ ڈاکٹر اے پی جے نے یہ بات اس لیے بھی کہی تھی کہ ہمارا نصاب تخلیقی صلاحیتوں اور ہنرمندیوں کو ابھارنے کے بجائے چیزوں کو رٹ لینے کی طرف زیادہ مرکوز ہے۔ اس کی وجہ سے اس تعلیمی نظام کے فارغین کی بڑی تعداد سماج کے لیے پیداواری نہیں رہ جاتی ہے۔ Assochame کی ۲۰۱۷ء کی رپورٹ کہتی ہے کہ ہمارے طلبہ کی ۹۳ رفیصدی تعداد انڈر ایمپلائمنٹ (under employment) یا اَن ایمپلائمنٹ (unemployment) کی مار جھیل رہی ہوتی ہے۔ کہنے کی ضرورت نہیں کہ ایسا صرف ہمارے غیر مؤثر نظام تعلیم اور بطور خاص ناقص نصاب تعلیم کی وجہ سے ہو رہا ہے۔ جبکہ ترقی یافتہ ممالک جیسے امریکہ کی ہارورڈ اور اسٹینفرڈ یونیورسٹیوں میں نصاب تعلیم کا ۸۰ رفیصد حصہ کیس اسٹڈی، ۱۰ رفیصد حصہ پروجیکٹ ورک، ۵ رفیصد حصہ لیکچرز اور ۵ رفیصد حصہ بقیہ سرگرمیوں کے لیے مختص ہوتا ہے۔ یہ اس لیے بھی ممکن ہوتا ہے کہ انہوں نے اپنے نصاب تعلیم اور تدریسی مواد کے سارے ہی اجزاء کو ڈیجیٹلائز کر رکھا ہے اور ساتھ ہی آڈیو، ویڈیو کی شکل میں تدریسی مواد ہر وقت طالب علم کی ایک کلک پر دستیاب رہتا ہے۔ اس گفتگو کا حاصل یہ ہے کہ اگر ہم اردو کے طلبہ کو بین الاقوامی معیار پر لا کھڑا کرنا چاہتے ہیں تو ضروری ہے کہ بین الاقوامی سطح کی تحقیقات کے ذریعے فراہم جدید نظام تعلیم و نصاب تعلیم کی مدد سے ان کی تربیت پر توجہ دی جائے۔ اس کے لیے سب سے پہلی چیز جس کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ جدید ہتھیاروں یعنی جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ ان کو میدان میں اتارا جائے۔ طلبہ کے لیے کتابیں اور آڈیو، ویڈیو مواد ہی ہتھیاروں کے کام آتے ہیں، اس لیے اردو کی تمام کتابوں کو پی ڈی ایف اور یونیکوڈ ورژن میں تبدیل کرنے کی طرف تیزی سے پیش قدمی کرنی ہوگی۔ ساتھ ہی آڈیو ویڈیو مواد کے ذخیرے کو بڑھانا ہوگا تاکہ ان کو کسی بھی جگہ پر تعلیم سے جڑے رہنے کی طرف راغب کیا جا سکے۔ آج اردو کے تعلیمی اداروں کا حال یہ ہے کہ وہ صرف اس بات کی فکر کرتے ہیں کہ جب فزیکلی کوئی طالب علم ان کے دربار میں حاضری دے گا تبھی اس کو اردو کی تعلیم دی جائے گی ورنہ نہیں۔ بلاشبہ اردو کی ابتدائی تعلیم کے حصول کے لیے ریختہ فاؤنڈیشن نے "آموزش" کے نام سے ایک آن لائن کورس شروع کیا ہے جس کی طرف نشاندہی کرنے کی وجہ سے کم از کم میرے دو ساتھیوں نے اردو سیکھ لی ہے۔ اسی کے ساتھ پروفیسر خواجہ اکرام الدین کی سرپرستی میں بھی ایک ویب سائٹ www.onlineurdulearning.com کے نام سے چل رہا ہے، لیکن کہنے کی اجازت دیجئے کہ یہ دونوں ہی کوششیں ابھی ابتدائی مراحل میں ہی ہیں۔ اردو کی تعلیم اور اردو ذریعہ تعلیم سے دیگر علوم کی ڈیجیٹل تعلیم دینے کی باضابطہ اور منظم کوشش مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے ایک چھوٹے سے یوٹیوب چینل "آئی ایم سی مانو" (IMC MANUU) کے علاوہ اور کہیں نظر نہیں آتی۔ اس لئے اہل اردو بشمول ہم سب پر لازم ہے کہ اس طرف خصوصی توجہ دیں۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہماری اردو گلوبل لینگوا فرینکا کی حیثیت اختیار کرے اور انگریزی اور دیگر عالمی زبانیں اردو کو نگل نہ لیں تو ضروری ہے کہ ہم اپنے دل کو ذرا کشادہ کریں کچھ نہ ہو سکے تو کم از کم کلاس روم لیکچرز کو ہی یوٹیوب جیسے آن لائن پلیٹ فارم پر اپلوڈ کر دیں۔ اس سے نہ صرف ہمارے طلبہ دوبارہ کلاس روم کی باتوں کا استحضار کر سکیں گے اور ان کے علم میں گہرائی آ سکے گی بلکہ ہمارے اساتذہ بھی لیکچر کی پوری تیاری کر کے آئیں گے۔ کیوں کہ ڈاکٹر کے کستوری رنگن کمیٹی برائے نیشنل ایجوکیشن پالیسی کا احساس تھا کہ ہمارے ایجوکیشن سسٹم کی سب سے بڑی کمی یہ ہے کہ ٹیچنگ پروفیشن میں عام طور سے وہ لوگ آتے ہیں جن کو اپنی پہلی پسند کی نوکری نہیں ملی ہوتی ہے، اس لیے وہ آدھے ادھورے من سے کلاس روم آ کر کسی طرح اپنا فرض نبھا لے جانے کے فراق میں رہتے ہیں۔ ایسے میں اردو کے طلبہ کو کس طرح کی محرومیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے، اس کے تصور سے، بہر حال اردو کا مستقبل خوشگوار نظر نہیں آتا۔

اردو کے ڈیجیٹل نہ ہونے سے ہماری یونیورسٹیوں میں جو دوسرا سب سے بڑا مسئلہ پیدا ہو رہا ہے، وہ یہ ہے کہ ریسرچ کا معیار بلند نہیں ہو پا رہا ہے۔ اگر اردو کی ساری کتابیں پی ڈی ایف اور یونیکوڈ ورژن میں دستیاب رہیں تو کتابوں کی مقبولیت میں اضافے کے ساتھ ساتھ گوگل سرچ کی سہولت ہونے سے سابقہ تحقیقات کی تفصیلات بھی ایک کلک کے ساتھ ہی آنکھوں کے سامنے ہوگی۔ اس کی مدد سے ایک نیا محقق کم وقت میں اور آسانی کے ساتھ اپنی تحقیق کے ڈیزائن میں رد و بدل کر کے اسے مفید تر بنا سکے گا۔

اس پوری تفصیل سے ایک بات واضح ہو جاتی ہے کہ ساری دنیا میں تعلیم و تعلّم کا نظام ڈیجیٹلائز ہو رہا ہے۔ ایسے میں اگر اردو کو بڑے پیمانے پر عوام میں مقبول اور کارآمد بنائے رکھنا ہے تو ضروری ہے کہ اس کے اثاثے کو ڈیجیٹلائز کرنے کی رفتار کو تیز تر کیا جائے۔ ورنہ عالمی زبانوں کے بیچ اردو کو آخری سانس لیتے ہوئے دیکھنے پر ہماری آنکھیں مجبور ہوں گی۔ ■